ماڈیول ۳

قضائے حاجت کے مسائل

قضائے حاجت کے لئے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

اگر صحرا میں ہیں-آبادی سے دور چلا جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو بستی سے اتنی دور نکل جاتے تھے کہ کوئی بھی آپ ﷺ کو دیکھ نہیں پاتا تھا[ابوداؤد،ابن ماجہ]

اسی طرح حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قضائے حاجت کے وقت چھپنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کو جو چیز سب سے زیادہ پسند تھی وہ زمین سے بلند جگہ اور کھجور کے درختوں کا جھنڈ تھا۔[مسلم،ابن ماجہ،ابوداؤد]

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب رفع حاجت کے لئے بیٹھنے لگتے تو زمین کے قریب پہنچ کر کپڑا اٹھاتے تاکہ بے پردگی نہ ہو۔[ترمذی،ابوداؤد]

قضائے حاجت کے دوران بات نہیں کرنا[الصحیحہ،۳۱۲۰]

عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: إذا تغوَّط الرَّجُلانِ، فليَتَوارَ كلُّ واحدٍ منهما عن صاحبِهِ، ولا يتحدَّثان على طوفِهِما، فإن الله يَمقُتُ على ذلك.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو شخص قضائے حاجت کا ارادہ کریں تو ایک دوسرے سے چھپ جائیں اور آپس میں بات چیت نہ کریں، کیوں کہ اللہ عزوجل اس بات پر ناراض ہوتا ہے۔[ابوداؤد،ابن ماجہ]

قضائے حاجت کی جگہ یا بیت الخلا مین قابل احترام چیزیں، قرآن پاک یا اللہ تعالی کے نام والی کوئی چیز ساتھ نہیں لے جانی چاہیئے۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا یا قضائے حاجت کی جگہ مین جانے کا ارادہ رکھتے تھے تو اپنی انگوٹھی [جس پر محمد ﷺ تحریر تھا] اتار دیا کرتے تھے۔[ترمذی،نسائی،ابن ماجہ]

راستے اور سایے کی جگہ پر قضائے حاجت کرنا منع ہے / حرام ہے۔

اسی طرح ایسی جگہ جہاں عام لوگ قضائے حاجت کیلیے بیٹھنا برا سمجھتے ہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! دو لعنت کا سبب بننے والی جگھوں سے اجتناب کرو؛ لوگوں کے راستے [گزرگاہ] اور سایہ دار جگہ [لوگوں کے بیٹھنے / آرام کرنے کی جگہ] پر قضائے حاجت کرنا۔ [مسلم، ابوداؤد]

غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہیئے۔

حدیث نبوی ہے رسول اللہ ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے اور نہانے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ [ابوداؤد، نسائی، مسند احمد]

کھڑے پانی میں پیشاب کرنا جائز نہیں ہے / حرام ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ [مسلم، نسائی، ابن ماجہ]

بوقتِ ضرورت برتن میں پیشاب کرنا جائز ہے۔

حضرت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپ ﷺ کی چارپائی کے نیچے ہوتا تھا۔ آپ ﷺ رات کو اس میں پیشاب کرتے تھے۔ [ابوداؤد، نسائی]

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا حکم

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیہ کہ اس کی چھینٹوں سے بچاؤ ممکن ہو۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ لوگوں کی گندگی کے ڈھیر پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ [بخاری، ابوداؤد]

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ [مسند احمد، ابن حبان، ابی خزیمہ]

لیکن جو روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔[ترمذی،نسائی] یہ حدیث در حقیقت پہلی احادیث کے مخالف نہیں ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جس قدر علم تھا انہوں نے اتنا ہی بیان کر دیا۔لہٰذا انہیں گھر کے معاملات کا تو علم تھا لیکن گھر کے باہر کے معاملات کی انہیں اطلاع نہیں ہوئی۔اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا واقعہ گھر سے باہر پیش آیا۔

تو ثابت ہوا کہ دونوں طرح پیشاب کرنا جائز ہے۔البتہ پیشاب کے قطروں سے اجتناب کرنا واجب ہے اور یہ مقصد پیشاب کے دونوں طریقوں میں سے جس کے ساتھ بھی حاصل ہو جائے درست ہے۔

پیشاب کی چھینٹوں سے بچاؤ واجب ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو نئی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا : بلاشبہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے۔اور یہ کسی بڑی مشکل بات کی وجہ سے نہیں ہے،ان میں سے ایک پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

قضائے حاجت کے وقت قبلے کی طرف منہ یا پشت کرنا منع ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ مت بیٹھو اور نہ ہی اس کی طرف پشت کرو۔بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب پھر جاؤ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم شام آئے تو ہم نے ایسے بیت الخلاء دیکھے جو کعبے کی جانب بنے ہوئے تھے تو ہم کعبہ سے انحراف کرتے اور اللہ سے استغفار کرتے تھے۔[بخاری، مسلم،ابوداؤد،ترمذی،نسائی،ابن ماجہ]

نوٹ: مشرق یا مغرب کی جانب رخ کرنے کا حکم اہلِ مدینہ کو ہے کیونکہ ان کا قبلہ بجانب جنوب تھا۔اس کے علاوہ مقصود صرف یہ ہے کہ قبلے کی طرف منہ یا پشت نہ ہو خواہ انہیں شمال یا جنوب کی طرف ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی ﷺ کو شام کی طرف منہ اور کعبہ کی طرف پشت کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔[بخاری، مسلم،ابوداؤد]

اس طرح حضرت مروان اصفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔انہوں نے قبلہ کی جانب اپنی سواری بٹھائی پھر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے۔تو میں نے کہا: اے ابن عمر! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں اس عمل سے صرف فضا میں منع کیا گیا ہے اور جب تمہارے اور قبلے کے درمیان کوئی رکاوٹ حائل ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔[ابوداؤد]

اس لئے بعض علماء سے کہا قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا صحرا میں منع ہے۔ آبادی یا عمارتوں میں منع نہیں ہے۔اور بعض نے کہا یہ عمل نہ تو صحرا میں جائز ہے اور نہ ہی عمارتوں میں۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی مسنون دعا

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے۔

اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث [بخاری، مسلم]

ایک صحیح روایت میں شروع میں بسم اللہ کا اضافہ کرنا ثابت ہے۔ [ابوداؤد]

حضرت عائشہ رضہ اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو 'غفرانک' [یا اللہ میں تیری بخشش چاہتا ہوں] پڑھا کرتے تھے۔ [ابوداؤد، نسائی، ترمذی]

فائدہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنوں کی نگاہوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے مابین پردہ یہ ہے کہ جب کوئی بیت الخلاء جانا چاہے تو کہے 'بسم اللہ'۔

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلا کونسا قدم رکھا جائے؟

پانی سے استنجا کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے خواتین سے کہا: اپنے شوہروں کو پانی کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم دو کیونکہ میں ان سے حیا کرتی ہوں اور بلاشبہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے تھے۔ [ترمذی، نسائی]

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کیلئے بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور میرا ہم عمر ایک لڑکا پانی کا ایک برتن اور ایک چھوٹا سا نیزہ لے کر ہمراہ جاتے۔ پھر اس پانی سے آپ استنجا فرماتے۔ [بخاری، نسائی]

پتھروں یا ان کے قائم مقام کسی پاک چیز سے استنجا کرنا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔[مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ]

اسی طرح حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ تین پتھروں کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم دیتے تھے۔[ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ]

نوٹ: استنجا کرنا واجب ہے تین پتھروں سے یا تین مرتبہ رگڑنے کے ساتھ خواہ ایک ہی پتھر سے ہو جس کے تین مختلف اطراف ہوں۔

نوٹ: حسبِ ضرورت تین سے زائد پتھر استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن طاق تعداد ہو۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص پتھر استعمال کرے تو وتر [یعنی طاق] کرے۔[نسائی صحیح ۱۲۹۵-۲۷۴۹، ابوداؤد]

خلاصہ:

۱۔ تین سے کم پتھروں سے استنجا کرنا جائز نہیں۔

۲۔ تین سے زائد جائز ہے بشرطیہ کہ طاق پر ختم کرنا ہے۔

نوٹ: پتھر کے قائم مقام ہر وہ چیز ہے جو نجاست کی ذات کو زائل کردینے والا ہو۔

حرمت و تقدیس والی چیز نہ ہو

اور نہ ہی ہڈی یا کسی حیوان کا گوبر ہو [ابن ماجہ] کیونکہ یہ ہمارے بھائیوں [جنوں] کی خوراک ہے۔[مسلم، ابوداؤد، ترمذی]

نوٹ: پتھر یا قائم مقام سے استنجا کرنے کے بعد پانی استعمال کرنا ضروری نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رفع حاجت کیلئے جاؤ تو تین پتھر ساتھ لے جاؤ پانی کی جگہ یہی کافی ہیں۔ [ابوداؤد، نسائی]

إذا ذهبَ أحدُكم إلى الغائطِ فليذهَب معَه بثلاثةِ أحجارٍ يستطيبُ بهنَّ فإنَّها تُجزئُ عنه

لیکن اگر کوئی پانی بھی ساتھ استعمال کرے تو کوئی حرج نہیں۔ ویسے اس عمل سے بچنا چاہیئے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے۔

ھڈی، لید یا گوبر سے استنجا جائز نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا حرام ہے۔

حضرت ابوھریرہ اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور کوئی شخص اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔ [بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ]

قضائے حاجت کے وقت، شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانا منع ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیشاب کرتے وقت کوئی آدمی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی کوئی چیز پیتے وقت برتن میں پھونک مارے۔ [مسلم]

فائدہ: یہ حکم صرف استنجا کے ساتھ خاص ہے۔

استنجا کرنے کے بعد ہاتھوں کو مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غسل جنابت شروع کیا تو پہلے اپنے بائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو دھویا۔ پھر دیوار پر رگڑا پھر اسے پانی سے دھویا پھر نماز کے وضو کی طرح کا وضو کیا۔ [بخاری]

اسی طرح حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے استنجا کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑا۔ [ابوداؤد]

نوٹ: سورج اور چاند کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کی ممانعت کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے۔

فائدہ: سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے کہا گیا تمہارے نبی ﷺ نے تمہیں ہر بات سکھائی حتی کہ رفع حاجت کا طریقہ بھی۔ تو انہوں نے کہا: ہاں ہاں، آپ ﷺ نے ہمیں پیشاب پاخانے کے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع فرمایا ہے اور دائیں ہاتھ سے اور تین سے کم پتھروں سے، نیز، لید، گوبر اور ھڈی سے استنجا کرنے سے بھی ممانعت فرمائی ہے۔